السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملتان سے امان اللہ خان دریافت کرتے ہیں کہ گندم چاول اورچنا وغیرہ کم قیمت کے موسم میں جمع کرکے سردیوں میں زیادہ قیمت پر فروخت کرنا شرعاً کیسا ہے کیا یہ ذخیرہ اندوزی تو نہیں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ میں ممنوع ذخیرہ اندوزی یہ ہے کہ ایسی اشیاء جوعام لوگوں کی ضروریات کےلئے ہوں انہیں اس غرض سے سٹاک کیا جائے۔کہ ان کے متعلق مصنوعی قلت پیدا کرکے بووقت ضرورت مہنگے داموں فروخت کیا جائے۔ایسا کرنا جرم ہے کیوں کہ ایثار اورہمدردی کے جذبات کو کچلتے ہوئے لوگوں کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔شریعت نے اس کو حرام قرار دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے''کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا انتہائی غلط انسان ہے۔''(صحیح مسلم :کتاب البیوع

مندرجہ زیل اشیاء ذخیرہ اندوزی کے حکم میں شامل نہیں ہیں۔

جواشیاء سٹاک نہیں ہوسکتیں مثلاً چارہ وغیرہ۔

جواشیاء گھریلو ضروریات کےلئے جمع کی گئی ہوں۔

جواشیاء کاروباری نقطہ نظر کے پیش نظر خریدی گئی ہوں لیکن بازار میں کھلے بھاؤ عام دستیاب ہوں البتہ اگر بازار میں ضروریات زندگی سے متعلق اشیاء دستیاب نہ ہوں اورذخیرہ اندوزی کرنے والا بھاؤ ہونے کے انتظار میں انہیں دبا کر بیٹھا رہے تو ایسا کرنا شرعاً اور قانوناً ایک سنگین جرم ہے۔

صورت مسئولہ میں گندم چاول اورچنا وغیرہ کو سٹاک کیا جاسکتا ہے بشرط یہ کہ مصنوعی قلت پیدا کرنے کی نیت نہ ہو اوراگر بازار میں اشیاء بسہولت دستیاب نہ ہوں تو انہیں دبا کر نہ رکھا جائے بلکہ کھلے بازار فروخت کےلئے لانا چاہیے اگر بازار میں یہ چیزیں عام دستیاب ہیں تو ایسی چیزوں کا ذخیرہ کرنا شرعاًناجائز نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:270